واحد جمع کا کھیل

مختار ٹونکی
کالی پلٹن روڈ، پل محمد خاں، ٹونک (راجستھان)

ہماری اردو کی استانی صاحبہ نے تختۂ سیاہ پر جلی حروف میں ''جمع بنانے کے طریقے'' لکھا اور پھر بہت شیریں لہجے میں بولیں— ''تم نے مرزا داغؔ دہلوی کا ایک شعر سنا اور پڑھا ہوگا۔ انھوں نے آج سے سوا سو ڈیڑھ سو سال پہلے جب کہ اردو زبان بہت بڑھی چڑھی تھی اور اپنے سنہرے دور سے گزر رہی تھی، بڑے فخریہ انداز میں کہا تھا:

نہیں کھیل یاروں کا اے داغؔ کہہ دو
کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے

یعنی صحیح اردو پڑھنے لکھنے اور سمجھنے کے لیے ایک زمانہ چاہیے۔ آج کل ہوتا کیا ہے۔ ''پندرہ دن میں اردو'' کا نیا قاعدہ پڑھ کر لوگ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ اردو ان کے گھر کی لونڈی باندی ہوگئی۔ اوّل تو زبان دانی اور زبان شناسی میں میلوں کا فاصلہ ہے۔ دوسرے اردو قواعد کو اچھی طرح نہیں جاننے کی وجہ سے پڑھے لکھے افراد غلطیاں کرکے اس کے معیار کو گرا رہے ہیں۔ اب آسان سی واحد، جمع کو ہی لے لو۔ اس میں بھی بہت سے اردو کے واقف کار ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور غلط سلط اردو کو منظر عام پر لا رہے ہیں۔ کوئی ''تصنیف'' کی جمع تصنیفات لکھ رہا ہے تو کوئی ''تخلیق'' کی تخلیقات درج کر رہا ہے خیر! یہ تو عربی کے الفاظ ہیں اور انھیں قاعدے اور قواعد کے حساب سے ان لفظوں کی جمع ''تصانیف'' اور ''تخالیق'' تحریر کرنا چاہیے۔ ہر زبان کے قواعد ہوتے ہیں اور اسی کے مطابق زبان آگے بڑھتی ہے۔

اسم تعداد میں اور وہ بھی خالص اردو کے لفظوں میں جب دو یا دو سے زیادہ چیزیں ہوں، آدمی ہوں تو 'جمع' کیسے بنائیں گے یہ ہم دیکھتے ہیں۔''

محترمہ فہمیدہ استانی صاحبہ تختۂ سیاہ کی طرف متوجہ ہوئیں اور چاک سے تحریر کرنا شروع کیا:

اسم تعداد کی دو قسمیں ہیں: (۱) واحد (۲) جمع

(۱) واحد وہ اسم ہے جس سے ایک شخص یا چیز مراد ہو۔ مثلاً لڑکا، ٹوپی، کاپی

(۲) دو یا دو سے زیادہ لوگوں، چیزوں کے لیے جمع کا صیغہ۔ مثلاً لڑکے، ٹوپیاں، کاپیاں

جمع بنانے کے قاعدے (اردو)

(۱) جس اسم کے آخر میں 'الف' یا 'ہ' آئے تو اِن حروف کو 'ے' سے بدل کر جمع بنائیں گے جیسے: گھوڑا=

گھوڑے، بکرا= بکرے، بچہ= بچے، قطرہ= قطرے، بندہ= بندے، گینڈا= گینڈے، لوٹا= لوٹے وغیرہ

استانی صاحبہ اتنا ہی لکھ پائی تھیں کہ شرارتی اسلم کھڑے ہوکر بول اُٹھا:

''محترمہ! نانا، دادا کی جمع کیسے بناؤں، ان میں بھی آخر میں الف ہے۔''

میڈم فہمیدہ مسکرائیں اور بولیں— ''اسلم میاں! رشتے ناطوں کو بیچ میں مت لاؤ۔ ویسے بھی ہر ایک کا نانا، دادا ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ جمع بنا کر کیا کروگے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ ہر زبان کے قواعد میں Exceptions (استثناء) ہوتے ہیں پھر اردو تو بہت لچیلی زبان ہے۔ اس میں بھی استثنائی حالتیں ہیں۔ نانا، دادا کو چھوڑو اگر تم ''دریا'' کی جمع ''دریے'' بناؤ گے تو سارے دریا گتھم گتھا ہوجائیں گے اور زبان کا حسن بھی دریا میں بہہ جائے گا۔ چلو آگے لکھو۔''

اسلم میاں کھسیانے ہوکر بیٹھ گئے۔ فہمیدہ آپا نے آگے لکھا:

(۲) اگر کوئی اسم مؤنث ہے اور آخر میں حرف 'ی' ہو تو اس کے آگے 'الف' اور نون غنّہ (اں) بڑھانے سے جمع بن جاتی ہے۔ مثلاً: لڑکی = لڑکیاں، روٹی = روٹیاں، لکڑی = لکڑیاں، بالی = بالیاں، تھالی = تھالیاں، سہیلی = سہیلیاں

(۳) جس اسم کے آخر میں 'الف' 'واؤ' یا چھوٹی 'ہ' ہو تو اس کے آگے ''ئیں'' بڑھاتے ہیں مثلا: گھٹا= گھٹائیں، فضا= فضائیں، ادا= ادائیں، خوشبو= خوشبوئیں، مالا = مالائیں وغیرہ۔

اسلم کی ذہانت بھری رگِ شرارت پھر پھڑک اُٹھی۔ کھڑے ہوکر پوچھا:

''میڈم! معاف کریں! نمبر ایک طریقے میں آپ نے بتایا کہ جس اسم کے آخر میں 'الف' اور 'ہ' ہو تو اسے 'یے' سے بدل کر جمع بناتے ہیں۔ یہاں بھی 'الف' اور 'ہ' دکھائی دے رہے ہیں۔ پھر یہاں دوسرا طریقہ کیوں؟''

''اچھا سوال ہے۔ دیکھئے! کچھ اسم جاندار ہوتے ہیں، مگر بے جان چیزیں بھی زبان میں استعمال ہوتی ہیں۔ یہاں بے جان چیزوں کی مثالیں دی جارہی ہیں۔ پھر یہ بھی دھیان رکھو۔ کسی بھی لفظ کی بناوٹ دیکھی جاتی ہے۔ اسی کے لحاظ سے اس کی جمع بنانے کا طریقہ وضع کرتے ہیں۔ اگر ہم گھٹا کی جمع 'گھٹے' اور ''مالا'' کی جمع ''مالے'' بنائیں گے تو زبان کی خوبصورتی ختم ہوجائے گی۔ یہ بھی یاد رکھو...

(۵) اگر اسم مؤنث میں 'ی' اور 'یا' نہ ہو تو لفظ کے آگے 'یں' بڑھا کر جمع بنائیں گے مثلاً: چادر= چادریں، گاجر= گاجریں، میز= میزیں، قاز= قازیں پھر استانی صاحبہ نے روبرو ہوکر کلاس کو بتایا کہ

''کسی لفظ کی جمع بناتے وقت ہمیں یہ معلوم رہنا چاہیے کہ وہ لفظ کس زبان کا ہے۔ اردو تو کھچڑی زبان ہے۔

اس میں کئی زبانوں کے الفاظ گھلے ملے ہیں۔ اگر

لفظ فارسی زبان کا ہے اور اسم جاندار ہے تو اس کے آخر میں 'الف' اور نون غنہ (اں) بڑھا کر جمع ہو جاتی ہے۔ مثلاً: مرد= مرداں، زن= زناں، دوست= دوستاں، دشمن= دشمناں اور اگر اسم بے جان ہے تو آخر میں 'ہا' جوڑ کر جمع بناتے ہیں۔ جیسے گل سے گلہا، صد سے صدہا وغیرہ۔ عربی میں جمع بنانے کے کئی طریقے ہیں جو تم آگے کی کلاسوں میں سمجھوگے۔ موٹے طور پر یہ جان لو کہ اگر لفظ عربی زبان کا ہو تو جاندار اسم کی جمع علامت 'ین' یا 'الف' ہوتی ہے۔ جیسے ناظر= ناظرین، سامع= سامعین، مدرس= مدرسین، اقرب= اقربا اور بے جان کی جمع علامت 'الف ت' یا ''ر'' ہوتی ہے۔

واقعہ= واقعات، حادثہ= حادثات، معاملہ= معاملات، مگر اردو میں آسانی کے لحاظ سے جمع کے لیے واقعے، حادثے، معاملے کو استعمال کر بیٹھتے ہیں۔ عربی میں ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ لفظ کے بیچ میں 'الف' رکھ کر واحد کو جمع کر لیتے ہیں۔ مثلاً: مسجد= مساجد، عنصر= عناصر، منظر= مناظر، مطلب= مطالب، مقصد= مقاصد تبھی وقفہ کی گھنٹی بج جاتی ہے اور میڈم خاموش ہو جاتی ہیں......

○○

جوابات ''معلومات کی کسوٹی''

۱۔ ۱۰۵ سال قبل مسیح
۲۔ چین نے
۳۔ ۱۰۴۹ء میں چین کی ٹی شنگ نے
۴۔ ۱۶۱۰ء چین کی ٹی شنگ نے
۵۔ ۱۷۱۴ء میں ہنری مل نے
۶۔ Lawrence Larry Page And Servery Mikhaylovih Brin
۷۔ مولوی عبدالحق کو
۸۔ چین کا Hulunbuir ہے، جو 263953 مربع کلومیٹر ہے
۹۔ چنڈی گڑھ
۱۰۔ چین میں ۲۲ مئی ۱۹۶۰ء کو
۱۱۔ آم
۱۲۔ مسز بندرانائیکے (سری لنکا)
۱۳۔ انگلستان میں
۱۴۔ Taj Entertainment Network
۱۵۔ دریائے نیل
۱۶۔ Sick Man of Europ
۱۷۔ کمپیوٹر کا
۱۸۔ ۲۷ رنومبر ۱۴۴۵ء
۱۹۔ ۱۹۷۵ء میں
۲۰۔ شاہین
۲۱۔ ۲۷۹
۲۲۔ مرأۃ العروس اور نذیر احمد
۲۳۔ قلی قطب شاہ
۲۴۔ ولی دکنی
۲۵۔ شاعر مشرق

جوابات ادبی دماغی ورزش

سلسلہ (۵۱)

۱۔ حق
۲۔ بھیس
۳۔ کام
۴۔ لوٹنے
۵۔ دیوانی
۶۔ چھانتا
۷۔ مصیبت
۸۔ ریاکار
۹۔ چمن
۱۰۔ جلوہ